داڑھی کی مقدار

فقیہ اعظم علامہ مفتی محمد نور اللہ نعیمی صاحب

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اندریں کہ بکر داڑھی مشت بھر سے کم رکھتا ہے، سمجھانے پر ادعاء کرتا ہے کہ یہ جو ثابت ہے کہ لحیہ قبضہ بھر ہونی چاہئے۔ اس لحیہ سے مراد داڑھی نہیں بلکہ وہ ہڈی ہے جس پر دانت اُگتے ہیں، تو یہ قبضہ نچلی ہونٹ کے نیچے سے کیا جائے اور اس حساب سے داڑھی مشت بھر رکھی جائے نہ ٹھوڈی کے نیچے سے کہ داڑھی مشت بھر رکھنی پڑے۔ آیا بکر کا یہ قول صحیح ہوسکتا ہے؟ بینوا تواجروا من رب العالمین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب اللهم اجعل لی النور والصواب

بکر کا یہ بیانِ مختل متناقص متعارض کسی صورت میں صحیح ہونے کی قابلیت نہیں رکھتا کہ جب لحیہ سے مراد وہ ہڈی ٹھہری تو عربی عبارات اثبات میں جب کلمۂ لحیہ وارد ہوا ہے تو معنی یہ ٹھہرا کہ وہ ہڈی مشت بھر رکھی جائے اور زائد کاٹی جائے، داڑھی کا حکم قصراً وطولاً کچھ معلوم نہ ہوا، داڑھی رکھنے کے ساتھ ان عبارات کا کوئی تعلق نہ رہا مگر عجب کہ بکر یہی سمجھ رہا ہے کہ مشت بھر سے کم رکھنے کی سند بنا رہا ہے اور براہِ عیاری نچلے ہونٹ کے نیچے سے قبض کا دعویٰ کرتا ہے کہ ہڈی کاٹنے سے بچے مگر یہ اس کا دعویٰ بے بنیاد و پادر ہوا ہے کہ یہ قید نہ کسی عبارت و قرینہ سے ثابت ہے اور نہ ہی یہ ثابت ہے کہ قبض طولاً وعرضاً آیا ہے ہڈی مذکورہ پر عرضاً قبض کیسے کر سکتا ہے نیز انہی عبارات سے ثابت کہ **مازاد علی القبضة** کو قطع کیا جائے اور اس کا بیان لحیہ مذکورہ کے سوا کسی اور چیز سے نہیں کیا گیا تو بقرینۂ مقام صراحۃً یہی مفہوم کہ اسی لحیہ میں سے زائد کو کاٹا جائے بلکہ کتاب الحظر والاباحۃ میں شامی علیہ الرحمۃ نے اس کی تصریح صاحب مذہب سے نقل فرمائی ہے **کما سیجیئ ان شاء اللہ تعالیٰ** تو بکر پر لازم کہ زائد قبضہ ہڈی کو ضرور کٹوائے کہ فقہاء زائد کے کاٹنے کو واجب فرما رہے ہیں اور اس کی ادعائی قید نچلے ہونٹ والی بفرضِ محال اگر ہو بھی، تب بھی اسے بچا نہیں سکتے کہ زائد از قبضہ کا کاٹنا ضروری ہے اور بناء بریں قید زائد نیچے سے مراد تو ہو ہی نہیں سکتا تو لامحالہ اوپر سے زائد مراد ہوگا ورنہ

☆☆☆ میں نے امام شافعی سے زیادہ کسی کو عقل والا نہیں پایا (ابو عبید) ☆☆☆

بطلانِ عبارت لازم آتا ہے اور اس اصل کا دعویٰ کہ لحیہ سے مراد ہڈی ہے وہ بھی غلط ہے۔ کما تبین مما ذکرت و تبین من الاتی۔

صراح میں ہے لحیہ بالکسر ریش، لحی بالضم والکسر مع القعر ج، غیاث الدین میں ہے لحیہ بالکسر و حرفِ ثالث یائی تحتانی بمعنی ریش کہ بر چہرہ مرداں مے باشد، منتخب اللغات میں ہے لحیہ بالکسر موئے ریش، مجمع البحار میں ہے۔ اللحیة السم لجمع من الشعر ما نبت علی الخدین والذقن، بحرالرائق پھر شامی کی کتاب الطہارۃ میں ہے وظاهر کلامهم ان السم ادبها الشعر النابت علی الخدین من عذار وعارض والذقن، بحرالرائق میں بھا کی جگہ باللحیة ہے، صحیح مسلم ج ۱، ص ۱۴۹ و سنن ترمذی ج ۲، ص ۱۰۰ و نسائی، ج ۲، ص ۲۷۴ و ابن ماجہ ص ۲۵ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حدیث مرفوع عشر من الفطرة میں ہے واعفاء اللحیة ۔صحیح بخاری ج ۲، ص ۸۷۰ و صحیح مسلم ج ۱، ص ۱۲۹، سنن ترمذی، ج ۳، ص ۱۰۰، صنن نسائی، ج ۱، ص ۷، و ج ۲، ص ۲۷۴ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بروایات متعددہ مرفوعاً وفروا اللحی اعفوا اللحی خ م ت ن اوفوا اللحی وارد ہوا ہے اور صحیح مسلم، ج ۱، ص ۱۲۹ میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً ارخوا اللحی وارد ہوا ہے اور صحیح مسلم، ج ۱، ص ۱۲۹، سنن ترمذی، ج ۱، ص ۱۲۹ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے والنظم من الترمذی عن ابن عمران رسول اللہ صلی اللہ علیه تعالیٰ علیه وسلم امر باحفاء الشوارب واعفاء اللحی هذا حدیث حسن غریب صحیح، شرح صحیح مسلم میں علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ یقال فی جمع اللحیة لحی وحی بکسر اللام وبضمها لنتان والکسر افصح نیز اسی میں ہے فحصل خمس روایات اعفوا و اوفوا و ارخوا و ارجوا و وفروا ومعناها کلها ترکها علی حالها الخ حضرتِ شیخ الہند شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے اعفاء اللحی کا معنی اشعۃ اللمعات میں فروگذاشتن و وافر گردانیدن ریش سے فرمایا ہے۔ مسندِ امامِ ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ص ۱۶۱، مطبوعہ مع الادب المفرد میں ہے۔ ان ابا قحافة اتی النبی صلی اللہ علیه وسلم ولحیة قد انتشرت قال فقال لواخذتم واشار بیده الی نواحی لحیة، صحیح بخاری شریف، ج ص ۸۷۵ میں ہے۔ کان ابن عمر اذا حج او اعتمر قبض علی لحیة فما فضل اخذه فتح القدیر، ج ۴، ص ۲۷۰ میں ابن ابی شیبہ سے ہے کان ابو هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه یقبض علی لحیة فیأخذ ما فضل عن

القبضة، شامی ج ۵،ص ۲۵۹ میں ہے وهو ان يقبض الرجل لحية فما زا ومنها على قبضة قطعه كذا ذكره محمد في كتاب الأثار عن الامامة قال وبه ناخذ محيط اھ ط، فتح القدیر، بحرالرائق، درالمختار شامی ہے والنظم من الدر و اما الاخذ منها وهي دون ذلك كما يفعله بعض المغاربة و فحنثت الرجال فلم يجه احد، مدارج النبوۃ، ج ا،ص ۱۵ میں ہے مشور در مذہب حنفی چہار انگشت، اشعۃ اللمعات، ج ا،ص ۱۱۳، مشہور یک مشت است، نیز اسی میں ہ یوگزاشتن آں بقدر قبضہ واجب است و آنکہ آنرا سنت گویند بمعنی طریقہ سلوک در دین است یا بجہت آنکہ ثبوت آں بسنت ست چنانکہ نمازِ عید را سنت گفتہ اند اقول لان الامر للوجوب فلا اقل من ان تجب القبضة۔

پس احادیث ونقولِ مذکورہ معتبرہ سے روزِ روشن کی طرح واضح ولائح ہوا کہ لحیہ داڑھی ہی ہے کہ امر وجوب و استنان و عدمِ اباحت کا تعلق افعالِ اختیاریہ مقدورہ کے ساتھ ہوا کرتا ہے لايكلف الله نفسا الا وسعها وما جعل عليكم في الدين من حرج اوراس ہڈی کوتو لغت عرب میں لحی بالفتح کہا جاتا ہے، صراح میں ہے لحی بالفتح جائے ریش، مجمع البحار میں ہے۔ عظمان نبتت عليه الاسنان علا وسفلا صحیح بخاری شریف، ج ۲،ص ۹۵۸ میں سہل بن سعد سے ہے۔ عن رسول الله صلى الله عليه تعالىٰ عليه وسلم قال من يضمن لي ما بين لحية وما بين رجليه اضمن له الجنة وروى الترمذی، ج ا،ص ۶۳، نحوه ایضاً، ترمذی شریف، ج ا،ص ۱۷۱ میں حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہے حتى مر رجل معه لحي جمل ونحوه عند ابن ماجة، ص ۱۷۸ اور کتب فقہ باب الجنائز میں شدلحیاہ مصرح ومشرح ہے۔

واللہ تعالیٰ ورسولہ اعلم وعلمهما اتم واحكم وصلى الله تعالىٰ۔

(فتاویٰ نوریہ رضویہ)

نماز کے مسائل کی مختصر اور جامع کتاب

مرتب: حافظ رفیع اللہ ☆ صفحات ۸۰ ☆ آفسٹ کاغذ ☆ فورکلر دیدہ زیب ٹائٹل

ناشر: اسلامی روحانی مشن پاکستان

ملنے کا پتہ: المرکز مقصود العلوم ایف سی ایریا نمبر ا، نزد پاور ہاؤس لیاقت آباد نمبر ۴ کراچی